مدینۃ المسیح

دہلی ۴ ماہ اخاء آج سات بجے شام بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو نقرس کی شکایت بدستور ہے۔ کبھی تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور کبھی کچھ افاقہ ہو جاتا ہے۔ آنکھ کی تکلیف میں گو افاقہ ہے۔ مگر کلی آرام نہیں۔ آج احمدیہ مسجد دریا گنج میں حضور نے خطبہ جمعہ پڑھایا۔ حضور کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ حضور کے خاندان میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیریت ہے۔

قادیان ۴ ماہ اخاء۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری بخاری شریف کا درس پہلے مسجد اقصےٰ میں دیا کرتے تھے اب ۵ اکتوبر سے بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں دیا کریں گے۔ جو ابتداء بخاری سے شروع ہوگا۔

قریشی احمد زمان صاحب ابن حکیم محمد زمان صاحب مرحوم کے ہاں پہلا لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

جلد ۳۴ | ۵ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش | ۹ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ | ۵ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۳۳

غیر مسلم حکومت اور مسلمان

دور انحطاط میں جہاں آبا واجداد کے کارنامے اور ان کی اولوالعزمیاں فراموش کر دینا قومی زندگی کے لئے زہر قاتل ہے۔ وہاں زبان سے کچھ کہنا اور عمل اس کے خلاف کرنا بھی اخلاق اور قوت عمل کو بالکل برباد کر دیتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ مسلمان انتہائی مسکنت اور ادبار کے سیلاب میں ہچکولے کھا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک طبقہ اپنا مذہبی عقیدہ تو یہ بیان کرتا ہے۔ کہ کوئی مسلمان کسی غیر مسلم حکومت کے ماتحت نہیں رہ سکتا۔ اور جو رہے وہ مسلمان نہیں۔ لیکن ان کا اپنا عمل یہ ہے۔ کہ غیر مسلم حکومت کے ماتحت رہتے۔ اس کے ہر حکم کی پابندی کرتے۔ اس کے تجویز کردہ قوانین کے ماتحت اسی کے مقرر کردہ غیر مسلم حکام سے اپنے تنازعات کے فیصلے کراتے۔ اسی سے ہر قسم کی چارہ جوئی کرتے۔ اور استمداد چاہتے ہیں۔

اس طریق عمل نے مسلمانوں کو اخلاق لحاظ سے سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور ان کو عملی قوت سے بالکل محروم کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی ملک میں رہتا ہے۔ تو عملاً اس بات کا اقرار کرتا ہے۔ کہ وہاں کی حکومت کا فرمانبردار رہے گا اور جب وہ عملاً احکام کی فرمانبرداری کر بھی رہا ہو۔ تو مونہہ سے یہ کہنا کہ کوئی مسلمان کسی غیر مسلم حکومت کی فرمانبرداری نہیں کر سکتا بلکہ اس سے بغاوت کرنا اس کا فرض ہے نہائت ہی معیوب امر ہے۔ اور اپنے ہاتھوں اپنے اخلاق کو تباہ کرنا۔ کیونکہ ایسا آدمی اپنے نفس میں سمجھتا ہے۔ کہ میں منافقت کر رہا ہوں۔ اور اس طرح اس میں بزدلی اس قدر سرائت کر جاتی ہے کہ مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔

آج مسلمانوں کی جو ابتر حالت ہے اور جس طرح وہ قوت عمل۔ باہمی تنظیم اور حوصلہ وہمت سے محروم ہو چکے ہیں۔ اس کی بہت بڑی وجہ ان کا یہی طریق عمل ہے لیکن نہائت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ باوجود بار بار سمجھانے کے ابھی تک اس سے باز رہنے کی ضرورت ان کی سمجھ میں نہیں آئی۔ اور آج بھی انہیں ایک طرف تو یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ مسلمان کا غیر مسلم حکومت کے ماتحت رہنا اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے۔ کہ "اگر کسی ملک میں ایک اور صرف ایک مرد مومن بھی خالص اسلامی اخلاق اور ایمانی فراست وحکمت کا حامل ہو تو وہ تن تنہا مجرد اپنے اخلاق اور اپنی حکمت کے زور سے اسلامی انقلاب برپا کر سکتا ہے" اس طرح گویا مسلمانوں پر یہ واضح کیا جاتا ہے۔ کہ دنیا کی شان وشوکت اور عزت ووقار تو ان کے ہاتھ سے جا ہی چکا ہے ان میں کوئی ایک مرد بھی اسلامی اخلاق اور ایمانی فراست کا حامل نہیں ہے۔ اور جس قوم کے راہ نما یہ سمجھیں۔ اور دوسروں کو سمجھائیں۔ اس کے پنپنے اور ترقی کرنے کی کیا صورت باقی رہ جاتی ہے۔

پھر ستم بالائے ستم یہ ہے کہ بعض گزشتہ انبیاء جنہوں نے غیر حکومت میں رہتے ہوئے اور اس کے قوانین کی پابندی کرتے ہوئے دعوت توحید دی۔ ان کے متعلق بھی یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ نعوذ باللہ وہ بھی ایسے ہی تھے جیسے یہ لوگ خود ہیں۔ کہ عقیدہ کچھ رکھتے ہیں۔ اور عمل کچھ کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر خاص طور پر کیا جاتا ہے۔ اور ایک حد تک حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا بھی۔ مگر نہائت بھونڈے اور لغو طریق سے مثلاً ایک "اخبار" نے جو بات بات میں مسلمانان ہند کو کافر حکومت کے ماتحت رہنے کی وجہ سے غلام اور نامسلمان بن جانے کا طعنہ دیتا رہتا ہے لکھتا ہے

"جس طرح حضرت یوسف کی پکار یہ تھی۔ کہ ان الحکم الا للہ امر الا تعبدوا الا ایاہ حکم صرف اللہ کے لئے ہے۔ اور اس کا ارشاد یہ ہے۔ کہ اس کے سوا کسی اور کی غلامی نہ کرو۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوت بھی یہ تھی۔ کہ ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔ پس اسی کی غلامی اور بندگی کرو"۔

حالانکہ ان آیات کے سیاق وسباق سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے ان دونوں اولوالعزم انبیاء نے یہ تلقین ان غیر حکومتوں کے خلاف نہیں کی۔ جن میں وہ رہتے تھے۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام تو عزیز مصر کی حکومت میں ایک اعلےٰ اور ذمہ وارانہ عہدہ پر متمکن تھے۔ بلکہ مشرکین کو وحدانیت کی تعلیم دیتے ہوئے اور صرف خدا تعالےٰ کی عبادت کرنے پر زور دیتے ہوئے کی ہے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کی جس پکار کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا سیاق وسباق ملاحظہ ہو فرمایا۔

یا صاحبی السجن ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار۔ ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم واباؤکم ما انزل اللہ بہا من سلطن۔ ان الحکم الا للہ امر الا تعبدوا الا ایاہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون

ان آیات کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے قید خانہ کے دو مشرک ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں

"اے میرے قید خانہ کے دونوں ساتھیو

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

کیا ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے والے خدا بہتر ہیں یا اللہ تعالےٰ جو یکتا اور کامل غلبہ رکھنے والا ہے۔ تم اسے چھوڑ کر سوائے چند فرضی ناموں کے جو خود تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے بنا رکھے ہیں۔ اور جن کی بابت اللہ تعالےٰ نے تمہاری تائید میں کوئی بھی تو حجت نہیں اتاری۔ کسی کی عبادت نہیں کرتے۔ یاد رکھو فیصلہ کرنا اللہ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔ اور اس نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی درست مذہب ہے۔ لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں۔

ان آیات کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے۔ کہ ان میں سیاسی امور یا ملکی قوانین کی خلاف ورزی کرنے کا قطعاً کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ شرک کا رد اور توحید کی تلقین کی گئی ہے۔ مگر کس قدر ظلم ہے۔ کہ ان آیات کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے یہ استدلال کیا جائے۔ کہ اس میں اس حکومت سے بغاوت کی تعلیم دی گئی ہے۔ جس میں حضرت یوسف علیہ السلام رہتے تھے۔ اور جس کے خود بھی ایک ذمہ وار رکن تھے۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو استدلال کیا گیا ہے۔ وہ بھی محض مغالطہ دہی اور دیدہ دانستہ گمراہ کرنے کی کوشش ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ کسی نبی نے کسی حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کی قطعاً نہ تعلیم دی ہے۔ اور نہ عمل کیا ہے۔ ہاں جب کسی حکومت نے اپنی بدبختی سے کسی نبی کو اپنے فرض منصبی سے بجبر روکنے کی کوشش کی۔ اور دعوت حق اور اعلائے کلمۃ اللہ کے خلاف ظلم و تشدد کا علم بلند کر دیا۔ تو اس وقت مجبور ہو کر مقابلہ کیا۔ اور ایسا مقابلہ کیا۔ کہ بڑے بڑے طاقتور دشمنوں کے بے سروسامانی کے باوجود چھکے چھڑا دیئے۔ اور خدا تعالےٰ کی نصرت نے غیر معمولی کامیابی عطا کی۔ مگر اس طریق عمل کا تو کسی نبی کے زمانہ میں نام و نشان بھی نہیں ملتا۔ جو ہندوستان کے مسلمانوں کے ایک طبقہ نے اور اس طبقہ نے جو تمام مسلمانوں کی مذہبی اور دینی راہ نمائی کا دم بھرتا ہے۔ اختیار کر رکھا ہے۔ کیا اس طریق عمل کا کوئی بڑے سے بڑا حامی اس کے جواز میں انبیاء اور ان کی جماعتوں کی کوئی ایک مثال بھی پیش کر سکتا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو کیوں اسے ترک نہیں کر دیا جاتا۔ اور صراط مستقیم پر چلنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ لیکن اگر یہی عقیدہ درست سمجھا جاتا ہے۔ کہ غیر مسلم حکومت میں کوئی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ تو پھر اپنے عمل کو اس کے مطابق بنانا چاہیئے۔ اور جب تک ہندوستان میں ان کی حکومت نہ قائم ہو جائے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے

دہلی میں فرمودہ ارشادات

یکم اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بعد نماز مغرب عشا مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ تو عبد الرشید صاحب رشید نے اپنی ایک نظم نوجوانوں کو خطاب پڑھ کر سنائی۔ ایک دوست کے سوال پر کہ روزے دار کتنے دن تک مسافر ہوتا ہے۔ اور دوسرا کتنے دن تک۔ حضور نے فرمایا روزے دار تین دن تک اور باقی ۱۴ دن تک۔ سفر کے فاصلے کے متعلق فرمایا۔ سات میل تک کا فاصلہ کیونکہ منزل سات سے نو میل تک کی ہوتی ہے۔ اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص سحری کے بعد سفر پر جائے۔ اور افطاری سے پہلے آجائے۔ تو میرے نزدیک جائز ہے۔ کہ وہ روزہ رکھے۔

ایک دوست نے عرض کیا۔ پنڈت رام چندر صاحب دہلوی نے روح مادہ کی قدامت کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں مسلمانوں کی اس دلیل کا کہ روح و مادہ کو ازلی ابدی ماننے سے یہ چیزیں خدا تعالےٰ کی صفات میں شریک ہو جاتی ہیں۔ یہ جواب دیا ہے۔ کہ اس طرح تو انسان بھی خدا کی صفات میں شریک ہے۔ انسان سنتا ہے خدا بھی سنتا ہے۔ انسان بولتا ہے خدا بھی بولتا ہے۔

اس کے بارے میں حضور نے فرمایا۔ ازلیت اور ابدیت ایسی صفات ہیں۔ جو اشتراک کلی رکھتی ہیں۔ لیکن جن صفات کو انہوں نے پیش کیا ہے۔ وہ اشتراک کلی نہیں رکھتیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے سننے میں اور ہمارے سننے میں فرق ہے۔ خدا تعالےٰ کے دیکھنے میں اور ہمارے دیکھنے میں فرق ہے۔ ہم ہوا کے ذریعے سنتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کو اس کی احتیاج نہیں۔ ہم زبان سے بولتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی زبان نہیں ہے۔ بلکہ جب خدا تعالےٰ آواز کے اظہار کے لئے الفاظ پیدا کرتا ہے۔ تو اسے بولنا کہتے ہیں۔ پس ان چیزوں میں کلی مشابہت نہیں ہوتی۔ لیکن روح و مادہ کو ازلی قرار دینے سے ان میں اور خدا تعالےٰ میں کلی مشابہت ماننی پڑتی ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اصل میں غلطی اس سے لگی ہے۔ کہ جو الفاظ انسان کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ وہی خدا تعالےٰ کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالےٰ دیکھتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اس طرح دیکھتا ہے۔ جس طرح ہم دیکھتے ہیں۔ اس کے متعلق تو ہمیں علم بھی نہیں کہ وہ کیسے دیکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید نے خدا تعالےٰ کے متعلق فرمایا۔ لیس کمثلہ شیءٌ۔ جب ہم کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ سنتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ جو سننے سے باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ان کا اس کو علم ہے۔ اور جب ہم کہتے ہیں خدا تعالےٰ دیکھتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ جو چیزیں دیکھنے سے معلوم ہوتی ہیں۔ ان کا اسکو علم ہے۔ ورنہ نہ اس کے کان ہیں اور نہ اس کی آنکھیں ہیں۔

(خاکسار بشیر احمد مبلغ دہلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ دہلی میں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۸ یارک روڈ۔ نئی دہلی)

۳ر اکتوبر (بذریعہ ڈاک) دہلی میں موجودہ سیاسی الجھن کو سلجھانے کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مساعی کا مختصر ذکر گذشتہ رپورٹ میں گذر چکا ہے۔ اس کے بعد حضور کی ملاقات نواب صاحب بھوپال چانسلر و چیمبر آف پرنسز سے ہو چکی ہے۔ جو یہاں موجودہ سیاسی حالات کے تعلق میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں ایک دعوت کے موقعہ پر سر ناظم الدین صاحب آف بنگال اور سردار عبد الرب صاحب نشتر آف سرحد کی بھی حضور سے ملاقات ہوئی ہے۔ موجودہ سیاسی حالات بڑی سرعت کے ساتھ کسی نہ کسی نتیجہ خیز صورت کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں۔ اس لئے احباب کو دعاؤں کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ آج حضور نے سابقہ اعلان کے مطابق اکتوبر کے مہینہ کی پہلی جمعرات کا روزہ رکھا۔ ہز ہائی نس سر آغا خاں صاحب نے یورپ سے بذریعہ تار حضور کی موجودہ مساعی کے ساتھ ہمدردی اور اتحاد کا اظہار کیا ہے۔

درخواست دعاء

خاکسار کا M.B.B.S. کا فائینل امتحان ۹ر اکتوبر سے شروع ہو رہا ہے۔ عاجزانہ التجا ہے۔ کہ اس میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے بہترین کامیابی عطا فرمائے۔ اور آئندہ ترقیات کا اس کامیابی کو پیش خیمہ بنائے۔

طالب دعا خاکسار مبشر احمد (ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق چند سوالات کے جواب

پہلا سوال

ماصلبوہ کے معنے احمدی یہ کرتے ہیں کہ یہود نے مسیح کو صلیب پر نہیں مارا۔ اور غیر احمدی علماء کہتے ہیں کہ صلیب پر چڑھایا نہیں۔ اگر صلیب کے معنے صلیب پر مارنے کے ہیں تو صلیب پر چڑھانے کے لئے عربی میں کونسا لفظ ہے۔

جواب

صلیب پر مارنا اور صلیب پر چڑھانا دونو حالتیں مصلوب کی صلیب سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور قرآن کریم سے ثابت ہے۔ کہ صلب کا لفظ دونوں حالتوں کے متعلق استعمال ہوسکتا ہے۔ چنانچہ ماقتلوہ کے ساتھ وماصلبوہ کو ذکر کرنا حضرت مسیح کے مصلوب ہونے کی اس حالت کی نفی کرتا ہے جو مسیح کی صلیبی موت کی حالت تھی۔ اور ماقتلوہ یقیناً کے ساتھ وماصلبوہ یقیناً کے الفاظ کا ذکر نہ کرنا حضرت مسیح کے مصلوب ہونے کی اس حالت کا اثبات ظاہر کرتا ہے۔ جو حضرت مسیحؑ کے صلیب پر چڑھائے جانے کی حالت تھی۔ عربی زبان میں بعض الفاظ از روئے لغت ایسے بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کے مفہوم میں ادنےٰ اور اعلےٰ یا ناقص اور کامل دونوں حالتوں کا تحقق پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ لفظ توفی اَللّٰہُ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا الخ کے روسے قبض روح کی دونوں حالتوں کے متعلق استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی نیند کے متعلق بھی جو قبض روح کی ادنےٰ اور غیر تام حالت ہے۔ اور موت کے متعلق بھی جو قبض روح کی اعلےٰ اور کامل تام حالت ہے۔ اسی طرح صلب کا لفظ بھی مصلوب بحالت موت اور مصلوب بحالت غیر موت دونوں کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ نیز ولکن شبہ لھم کے مفہوم کا ایک پہلو بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

دوسرا سوال

ولکن شبہ لھم میں لھم کا حرف افادہ کا ہے۔ اور لھم کی ضمیر جمع غائب یہود کی طرف راجع ہے۔ جن کا قول انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ تک مذکور ہے۔ اس صورت میں قول انا قتلنا جو یقین اور وثوق پر دلالت کرتا ہے۔ لھم کے حرف لام کا افادہ ولکن شبہ کے لفظ شبہ سے جو یقین اور وثوق کے ابطال سے اس کی نفی کر رہا ہے۔ یہود کے لئے محل افادہ پر کس طرح ہوسکتا ہے۔ اور یہود کا قتل کے لئے المسیح سے لفظ رسول اللہ تک چار خصوصیتوں کا ذکر کرنا کس مفاد پر محمول ہوسکتا ہے۔

جواب

سوال کے الفاظ سے حضرت مسیح کے مقابل یہود کی حمایت کا خیال ملحوظ معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ اس لئے کہ قرآن کریم کا یہ بیان کہ یہود انا قتلنا المسیح کہتے ہیں۔ کسی توثیق اور تائید کے لئے ہرگز نہیں۔ بلکہ بغرض تردید و تغلیط بلکہ بغرض تکذیب ہے۔ اور سلسلۂ کلام پر نظر کی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں یہود کے عیوب اور قبائح کا ذکر ہو رہا ہے۔ چنانچہ وقولھم انا قتلنا المسیحؑ سے پہلے وعلیٰ مریم بھتاناً عظیما ہے۔ جس میں یہود کے بہتان عظیم کا ذکر بطور مذمت پیش کیا گیا ہے اور جس طرح حضرت مریمؑ پر یہود کا بہتان عظیم لگانا لعنتی فعل ہے۔ اسی طرح مسیحؑ کی نسبت بھی قتل کا دعوےٰ کہ ہم نے یقیناً مسیح کو قتل کیا ہے۔ ان کا لعنتی اور مذموم قول ہے۔ بہتان عظیم کا نتیجہ مسیح کی ناجائز ولادت کا اتہام تھا۔ اور مسیح کی صلیبی موت کا نتیجہ مسیح کی لعنتی موت کے معنوں میں حملہ تھا۔ جس کے متعلق یہود کی اصل غرض مسیح کو دعوےٰ نبوت و رسالت میں مفتری اور جھوٹا ثابت کر کے لوگوں کو آپ کے قبول کرنے سے روکنا اور محروم کرنا تھا۔ یہ لعنتی حیلہ اور مکر تورات کے رو سے ایک بدتر منصوبہ تھا۔ جو احبار یہود نے اختیار کیا۔ کیونکہ تورات کے رو سے صلیبی موت سے مرنے والا لعنتی ٹھہرتا ہے۔ پس انا قتلنا المسیح کے قول سے ان کی یہی غرض تھی۔ کہ مسیح کو صلیبی موت اور صلیبی قتل کے دعوےٰ سے ملعون اور مفتری ثابت کریں۔ اور جس طرح والدہ مسیح کی نسبت یہود کا بہتان عظیم محض کذب تھا۔ اسی طرح ان یہود کا انا قتلنا المسیح الخ کا قول کذب تھا۔ اور اپنی حقیقت کے رو سے صداقت پر محمول نہ تھا۔ اسی وجہ سے قرآن کریم میں ماقتلوہ کہہ کر ان کے قول انا قتلنا کی تردید کی گئی۔ اور ولکن شبہ لھم کے لفظ شبہ سے ان کے لفظ انّا کی تردید کی جو غرض اظہار توثیق و تحقیق ان کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ پھر لفظ لھم سے ان کے قول قتلنا کی تردید کی۔ اور بتایا کہ چونکہ مسیح کے لئے صلیبی حادثہ کا فیصلہ رومی حکومت کے حاکم پیلاطوس کی عدالت سے صادر ہوا تھا۔ اس لئے اس صلیبی حادثہ کو اگر قتل کے معنوں میں بھی فرض کر لیا جائے تاہم یہ قتل کا فعل رومی حکومت کی طرف سے ہوسکتا ہے۔ نہ کہ یہود کی طرف سے اور قتل کی فاعل رومی حکومت ہوسکتی ہے نہ کہ یہود۔

پس جس طرح لفظ انّا کے وثوق اور یقینی تحقیق کی شبہ سے صورت ابطال پیش فرمائی۔ قتلنا کے فعل قتل کی نسبت کا دعوےٰ جو محض لاف وگزاف اور جھوٹے فخر سے بڑھ کر نہ تھا۔ اس کا ابطال لفظ لھم سے کر دیا۔

تیسرا سوال

آیت وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا میں وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ بلحاظ افادہ حصر و بلحاظ معنے منفی و مثبت الا لیؤمنن بہ تک جملہ کو کامل اور کلام کو بشکل تام ظاہر کر رہا ہے۔ اس صورت میں فقرہ قبل موتہ اور فقرہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا کو زیادہ کرنے سے کونسا فائدہ حاصل ہوسکتا ہے۔

جواب

اہل کتاب سے مراد اس جگہ خصوصیت سے قوم یہود ہے۔ اور بلحاظ سیاق و سباق کلام بھی وہی مراد ہوسکتی ہے۔ حرف ان جو اس جگہ نفی کے لئے ہے اور محل کلام کے رو سے حصر کے افادہ کے لئے استعمال ہوا ہے وہ بتقدیر کلام یوں ہے۔ ان احد من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ ان حرف نافیہ جو حصر کے لئے استعمال ہوا ہے مع متعلقات جملہ اسمیہ ہو کر مبتدا واقع ہوا ہے۔ جس کی خبر لیؤمنن بہ ہے۔ اور بلحاظ مبتدا و خبر جو حرف انْ و الّا کے عمل کے بعد بصورت مثبت ہے بتقدیر ذیل یوں ہوگا۔ کل من اھل الکتاب لیؤمنن بہ۔

لیؤمنن میں ایمان کا لفظ دونوں صورتیں رکھتا ہے مذموم بھی اور محمود بھی۔ مذموم صورت یہ ہے۔ کہ اس کی ضمیر کا مرجع وقولھم انا قتلنا المسیح الخ کا قول ہو۔ تو اس صورت میں معنے یہ ہونگے کہ اہل کتاب یعنی یہودی لوگ ایسے شریر اور ضدی ہیں۔ کہ باوجود سمجھانے کے کہ مسیح نہ مقتول ہوا ہے نہ مصلوب پھر بھی اپنے قول انا قتلنا المسیح کی رٹ لگائے چلے جاتے ہیں۔ اور شروع سے اب تک ایسا ہی کرتے چلے آئے ہیں۔ اور اپنے اسی قول پر ایمان لاتے ہیں۔ اور آئندہ بھی اسی قول پر ایمان لاتے رہینگے۔ قتل مسیح کا لعنتی اور ناپاک عقیدہ جس پر وہ ایمان لانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اگرچہ وہ اپنی حقیقت کے رو سے ایمان نہیں بلکہ بدترین کفر ہے۔ لیکن ایمان کا لفظ استعمال کیا جانا ان کی اس غرض قبیح اور مقصد مذموم کے لئے ہے کہ تا یہودی تورات کے رو سے بریت کا فائدہ اٹھائیں۔ اس طرح پر کہ تورات کے رو سے صلیبی موت سے مرنے والا جو ملعون ہوتا ہے۔ وہ ملعون ہونے سے دعوےٰ نبوت و رسالت میں صادق نہیں ہوسکتا۔ بلکہ یقیناً مفتری ثابت ہوگا۔ اس لئے ایسے مدعی کاذب و مفتری کا انکار جو صلیبی موت سے ملعون اور مفتری ثابت ہو۔ تورات کے رو سے جرم نہیں ہے۔ بلکہ ایسا انکار ضروری اور تورات کی تعلیم کے مطابق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں ان کے اس غلط نظریہ اور بریت کے مفاد کو جو حقیقت کے خلاف ایک مغالطہ سے بڑھ کر نہیں۔ لیکن یہود اس کے متعلق تورات کے رو سے ایمان کے لفظ سے بریت کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں

یہود کی نسبت بجائے لفظ یہود کے اہل کتاب کا لفظ استعمال کیا گیا۔ اور پھر اہل کتاب کے لفظ کے ساتھ لیومنن کا لفظ ان کے اس طرح کے ایمان کے متعلق استعمال کیا گیا۔ جو اپنی حقیقت کے رو سے ایت مکرو ومکراللہ کے رو سے محض ایک لعنت آلود مکر اور فریب اور ناپاک منصوبہ تھا۔ جو عمل میں لایا گیا۔

پھر لیومنن کے لفظ میں جو فعل مضارع ہے اور اہل کتاب کے اس قومی اعتقاد کے ساتھ بعد کے ہر زمانہ کے لحاظ سے استمرار تجددی کا مفہوم بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ حرف لام اور نون ثقیلہ کا استعمال کرنا یہود کی اس شقاوت پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جس کے رو سے وہ کسی زمانہ میں بھی باز آنے والے نہیں۔ بلکہ ضد اور ہٹ دھرمی سے اپنے کفر اور لعنتی کفر کی جگہ ایمان کا لفظ ہی استعمال کرتے رہیں گے۔ اور علی الدوام و بالاستمرار استعمال کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ چنانچہ ان کا یہ کفر آئت وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کے رو سے بھی قیامت تک قائم رہنا ثابت ہوتا ہے۔ اور ایمان کے لفظ سے دوسرے یہودیوں کو جو جاہل ہیں پھنسانے کے لئے ایک عجیب طرح کا مکر و فریب ہے۔ کہ کفر کو ایمان بتایا جاتا ہے۔

اگر اس میں کفر نما ایمان کے رو سے سب کے سب اہل کتاب کا ایمان مسیح کی صلیبی موت کے متعلق ہے۔ تو اس صورت میں بے شک سب کے سب ہی اہل کتاب مسیح کی صلیبی موت پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کوئی بھی اہل کتاب میں سے ایسا یہودی نہیں جو اس پر ایمان لانے والا نہ ہو۔ بلکہ اہل کتاب میں سے صرف یہود ہی کا ایمان نہیں۔ بلکہ نصاریٰ بھی ایمان رکھتے ہیں۔ کہ مسیح صلیبی موت سے مر کر ان کے لئے کفارہ ہوا۔ سو مسیح کی صلیبی موت سے یہود نے اپنی بریت کا فائدہ اٹھانا چاہا۔ اور نصاریٰ نے اپنی نجات اور کفارہ کا۔ سہارے اسلامی مفسر جو سب کے سب اہل کتاب کے ایمان کے متعلق لکھتے ہیں۔ وہ اسی طرح کا کفر نما ایمان ہی ہو سکتا ہے۔ ورنہ اصل ایمان لانا تو سب کے لئے آیت فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ کے منافی ہے۔ سو مسیح پر ایمان لانے میں تو سب کے سب اکٹھے نہیں ہو سکے۔ ہاں لعنتی موت کو جو صلیبی موت ہے۔ اس پر بیشک سب کے سب کیا یہود اور کیا نصاریٰ اکٹھے ہیں۔

اس ایمان لانے کی محمود صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ اہل کتاب سچے معنوں میں اہل کتاب ہو کر قرآن کریم کے پیش کردہ فیصلہ پر ایمان لائیں۔ یعنی ما قتلوہ وما صلبوہ اور ما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ پر ایمان لانے سے مسیح کی نسبت جو کفریہ عقائد رکھتے ہیں۔ انہیں ترک کر کے مسیح کو خدا کا سچا نبی اور رسول اور مرفوع الی اللہ اور طبعی موت سے مرنے والا یقین کریں۔ کیونکہ قرآن کریم حسب آیت ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون (نمل) قوم بنی اسرائیل کے اختلافات کے درمیان فیصلہ کرنے والا اور باطل کو مٹا کر حق کو نمایاں کرنے والا ہے۔ اس صورت میں اہل کتاب سے مراد سچے اہل کتاب ہوں گے۔ اور وہ وہی ہو سکتے ہیں۔ جو قرآن کریم پر ایمان لانے سے قرآن کریم کے اس پیش کردہ فیصلہ کو قبول کر لیں۔ اس صورت میں بہٖ کی ضمیر کا مرجع قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے چنانچہ حقیقۃ الوحی میں بہٖ کی ضمیر سے مراد حضرت اقدس سیدنا المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا بھی مراد لیا ہے۔

قبل موتہٖ کے متعلق علاوہ قراءت مروجہ اور شاذ و متعارفہ کے دوسری قراءت قبل موتھم بھی ہے۔ دونوں قراءتوں کے درمیان فرق موتہٖ کی ضمیر واحد اور موتھم کی ضمیر جمع کے لحاظ سے ہے۔ ضمیر واحد کو بعض نے ضمیر جمع والی قراءت کے قرینہ کی بناء پر اہل کتاب کی طرف پھیرا ہے۔ اس صورت میں معنے یہ ہوں گے۔ کہ اہل کتاب اپنی موت سے پہلے ضرور ایمان لائیں گے۔ ضمیر کا مرجع اہل کتاب کو قرار دینے سے ایک تو فائدہ یہ ہے۔ کہ اس سے اہل کتاب پر ان کا غلط عقیدہ جو مسیح کی صلیبی موت کے متعلق بطور بغض و عناد پایا جاتا ہے۔ اس پر ضد اور اصرار کے ساتھ جمے رہنا صرف موت تک ہی ہو سکتا ہے۔ موت کے بعد اصل حقیقت کھل جانے پر یہ ضد اور غلط عقیدہ کہاں قائم رہ سکے گا۔ گویا قبل موتہٖ کا زیادہ کرنا بغرض تنبیہہ و زجر و توبیخ ہے جس کا مفاد ضد اور غلط عقیدہ سے باز آنے پر صحیح عقیدہ کو قبول کرنا اس سے فائدہ اٹھانا ہے۔

پھر قبل موتہٖ کی ضمیر کا مرجع بعض کے نزدیک حضرت مسیح بھی ہے۔ اس صورت میں مسیح کی موت سے پہلے اہل کتاب کا آپ پر ایمان لانا بوجہ آپ کی طبعی موت کے واقع ہونے کے جو ایک سو بیس سال کی عمر پر واقع ہو چکی۔ اس سے نہ ہی مسیح کی زندگی کا عقیدہ تسلیم کرنا درست معلوم ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اہل کتاب کا اپنی موت سے پہلے مسیح پر ایمان لانے کی صورت کی واقعات سے تصدیق ہوتی ہے۔ جس سے دونوں خیال درست ثابت نہیں ہوتے۔ ورنہ یہ تسلیم کرنا پڑتا۔ کہ جب تک اہل کتاب مسیح پر ایمان نہ لائیں۔ نہ ان کو موت آئے۔ اور نہ مسیح فوت ہو۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں۔ کہ واقعات سے ان کی تصدیق نہیں ہو سکتی۔

ہاں قبل موتہٖ کی ضمیر کو مسیح کی طرف پھیرنے سے ایک اور طرح کا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اہل کتاب کے غلط عقیدہ کی جو مسیح کی صلیبی موت کے متعلق ہے بصورت ابطال اس پر زد پڑتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ قبل موتہٖ کے فقرہ میں موت کا لفظ جو مسیح کی طبعی موت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یعنی حدیث نبوی کے مطابق جس میں حضرت جبریل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسیح کی عمر کے متعلق اطلاع دی کہ اسکی ایک سو بیس سال عمر تھی۔ اور آیت فلما توفیتنی کے رو سے بھی جو متوفیک کے وعدہ کے ایفاء کی تصدیق سے مسیح کے طبعی موت سے مرنے پر دلالت کرتی ہے۔ اس سے یہ امر صفائی کے ساتھ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جب مسیح اپنی طبعی موت سے ایک سو بیس (۱۲۰) سال کی عمر پا کر فوت ہوا۔ تو صلیبی حادثہ جو مسیح کی ۳۳ سال کی عمر میں پیش آیا۔ خواہ وہ ۳۳ سال بعد از چہل سال بعثت و نبوت کے تھے۔ یا بقول نصاریٰ قبل از چہل سالہ نبوت و بعثت کیونکہ کنز العمال کی ایک حدیث میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مسیح جب ۳۰ سال کی عمر کو پہنچے۔ تو ان پر نبوت کی وحی نازل ہوئی۔ لیکن ۳۳ سال کی عمر خواہ کسی لحاظ سے بھی سمجھی جائے۔ بہرحال ایک سو بیس سال کی طبعی عمر کے اندر ہی کی عمر ہے۔ اور ۳۳ سال کی عمر میں یہ صلیبی حادثہ مسیح کی موت کا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ زندگی کے حوادث میں سے مسیح کی طبعی موت سے پہلے کا ثابت ہوتا ہے۔ اس صورت میں جبکہ مسیح صلیب پر نہیں مرا۔ بلکہ صلیبی حادثہ کے بعد بہت مدت تک زندہ رہ کر کشمیر کی طرف ہجرت کی۔ اور سری نگر میں طبعی موت سے فوت ہوا۔ چنانچہ وہاں اسکی قبر موجود ہے۔ اب اس طبعی موت سے جو صلیبی حادثہ کے بعد واقع ہوئی۔ جس کے رو سے ایک طرف یہود کا عقیدہ جو صلیبی موت کے متعلق ہے۔ اس کے باطل ہونے سے ان کی بریت کا خیال بھی باطل ثابت ہوتا ہے۔ دوسری طرف مسیح کی طبعی موت سے نصاریٰ کا کفارہ کا عقیدہ جس کا دارو مدار مسیح کی صلیبی موت پر ہے۔ وہ بھی باطل ہو جاتا ہے۔ پس قبل موتہٖ کے فقرہ کی زیادت ان معنوں میں عین محل افادہ پر ثابت ہوتی ہے۔

پھر ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیداً کا قبل موتہٖ کے بعد زیادہ کرنا بھی کئی طرح کے فوائد اپنے اندر رکھتا ہے۔ مثلاً یہ کہ قیامت کے دن مسیح کا ان پر گواہ ہونا اس بات کا مقتضی ہے۔ کہ مسیح قرآن کریم کے نزول کے وقت بالخصوص یوم القیامۃ کے نزول کے وقت نہ زندہ تھا۔ اور نہ قیامت سے پہلے اس کا دنیا میں آنا قابل تسلیم ہو سکتا ہے۔ ورنہ اگر ایسا مقدر ہوتا۔ تو بجائے یوم القیامۃ یکون علیھم شھیداً کے یوں کہا جاتا۔ کہ قبل یوم القیامۃ یکون علیھم شھیداً۔ پس قبل یوم القیامۃ کی بجائے یوم القیامۃ کہنا اس وہم کو باطل کرتا ہے۔ جو حضرت مسیح اسرائیلی کو زندہ سمجھنے والے اور قبل از قیامت انہیں دنیا میں واپس لانے والے لوگوں کی طرف سے غلط طور پر دنیا میں پھیل گیا۔

علاوہ اس کے مسیح کی نسبت

یہ فرمانا کہ وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔ اس گواہی اور شہادت کا ذکر سورہ مائدہ کے آخری رکوع میں بھی ہے۔ جہاں فرمایا گیا ہے۔ کہ

کنت علیھم شھیدًا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔

اس آیت میں مسیح کی طرف سے اس الزام کی تردید کی گئی ہے کہ تثلیث کا مشرکانہ عقیدہ قوم نصارٰے میں ان کی تعلیم سے رواج پذیر ہوا۔ مسیح اس کی تردید میں فرماتے ہیں کہ تثلیث کا مشرکانہ عقیدہ میری زندگی میں نصارٰی کے اندر نہیں پیدا ہوا۔ بلکہ میری وفات کے بعد پیدا ہوا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب نصارٰی کے اندر تثلیث کا عقیدہ پایا جاتا ہے۔ تو حضرت مسیح اس باطل عقیدہ کے پیدا ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے

پس جس طرح قبل موتہ کے لفظ موت سے مسیح کی طبعی موت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اسی طرح لفظ شہید جس کا یوم القیامہ سے تعلق ہے سورہ مائدہ کے مذکورہ الفاظ کی رو سے مسیح کی موت پر دلالت کرنے والا ہے۔ پھر مسیح آیت کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی میں اپنی دو حالتیں پیش کرتے ہیں۔ ایک زندگی کی حالت جو ما دمت فیھم کے فقرہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ دوسری موت اور وفات کی حالت جو فقرہ فلما توفیتنی سے عیاں ہوتی ہے اپنی حیات کے متعلق بتاتے ہیں کہ میں زندہ ہوں، قوم میں اپنی قوم کے اندر ہوں اور ان کی نگرانی کے کام میں مصروف ہوں۔ اور اگر میں اپنی قوم کے اندر موجود نہیں پایا جاتا۔ تو پھر یہ سمجھو کہ قوم سے میری علیحدگی میری موت اور وفات کے باعث وقوع میں آتی ہے۔ اب مسیح کا تعلق یہود و نصارٰی اور مسلمانوں سے بھی ہے۔ تینوں قومیں متفقہ طور پر اس بات کو مانتی ہیں۔ کہ مسیح اپنی قوم کے اندر موجود نہیں بلکہ علیحدہ ہیں۔ جس سے بقول مسیح علیہ السلام یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ مسیح کا قوم سے علیحدہ ہونا اس کی موت اور وفات سے ہوا۔ پس لفظ شہید سے جب مسیح کی وفات کا ثبوت دوسرے مقام کی تفصیل سے بیّن طور پر پایا گیا تو اس صورت میں یہود کا قول انا قتلنا المسیح جو مسیح کی صلیبی اور غیر طبعی موت کے متعلق محض کذب آلود مغالطہ ہے۔ قبل موتہ اور ویوم القیٰمۃ کے رو سے باطل ثابت ہو گیا۔ اور اس طرح ان فقرات اور الفاظ مذکورہ سے فقرہ ما قتلوہ و ما صلبوہ کی اور بھی تائید ہو گئی۔ جو مسیح کے مقتول اور مصلوب ہونے کی نفی میں بغرض تردید پیش کیا گیا۔ اور اگر وقولھم انا قتلنا المسیح سے لے کر ویوم القیٰمۃ یکون علیھم شھیدا تک کی عبارت پر نظر غور ڈالی جائے تو صاف طور پر معلوم ہو سکتا ہے کہ یہود کے انا قتلنا المسیح کے قول کی تغلیط اور تردید کے لئے وما قتلوہ وما صلبوہ کے فقرہ سے لے کر ویوم القیٰمۃ کے فقرہ تک سب فقرات مسیح کے صلیبی قتل اور غیر طبعی موت کی نفی اور ابطال میں ہی پیش کئے گئے۔ چنانچہ وما قتلوہ وما صلبوہ سے قتل اور صلب کی نفی کی ہے۔ شُبّہ کے لفظ سے لفظ انا کی تردید لھم سے قتلنا کے دعوے قتل بفعل ماضی معروف معہ فاعلیت کی تردید ایسا ہی فقرہ ان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ سے بھی دعوی وثوقی بفعل قتل کی تردید ہوتی ہے ایسا ہی فقرہ ما لھم بہ من علم سے بنفی علم قتل یقینی کے دعوی کی نفی کی گئی ہے۔ اور اسی کی فقرہ الا اتباع الظن سے بھی تائید فرمائی گئی ہے۔ اور ان فقرات مذکور کے نتیجہ میں پھر ما قتلوہ یقینًا بل رفعہ اللہ الیہ سے وعدہ انی متوفیک ورافعک کی حقیقت اور واقعیت کا صدق پیش کیا ہے۔ اور حقیقی اہل کتاب کا اس پر ایمان لانا بھی اسی قبیل سے ہے اور قبل موتہ اور یوم القیٰمۃ کے فقرہ سے بھی اسی کی تصدیق پائی جاتی ہے۔

خاکسار ابو البرکات غلام رسول راجیکی

انگلستان سے احمدی مجاہدین کی سوئٹزرلینڈ کو روانگی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی ہدایت کے ماتحت ہم تین مبلغین یعنی برادرم چوہدری عبد اللطیف صاحب برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر خاکسار ناصر احمد) انگلینڈ سے سوئٹزرلینڈ جا رہے ہیں۔ ہم انشاء اللہ العزیز وکٹوریہ سٹیشن سے ۱۰ اکتوبر بروز جمعرات صبح ۹ بجے کی گاڑی سے جبکہ ہندوستان میں ۳½ بجے دوپہر کا وقت ہوگا روانہ ہوں گے نماز جمعہ ہم پیرس میں اپنے دو مجاہد بھائیوں ملک عطاء الرحمٰن صاحب اور چوہدری عطاء اللہ صاحب کے ساتھ ادا کریں گے اور اگر بروقت سیٹیں ریزرو ہو سکیں تو ہفتہ کے روز شام کی گاڑی سے سوئٹزرلینڈ کے لئے روانہ ہو کر اگلے روز صبح زیورچ پہنچ جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

ہم اس حصہ ملک میں جا رہے ہیں جو جرمنی کی سرحد کے ساتھ ملتا ہے۔ مقصد اس سے یہ ہے کہ اس طرح جرمنی سے آنے جانے والوں میں تبلیغ کا رستہ کھل جائے۔ چونکہ ہمیں جرمنی جانے کی اجازت نہیں مل سکی۔ اس لئے حضور ہمیں سوئٹزرلینڈ بھجوا رہے ہیں۔ اس حصہ ملک کی زبان بھی جرمن ہے۔

خاکسار کو اس وقت تک انگلستان میں آئے ایک سال اور ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہو جائیگا۔ اس عرصہ میں جس قدر مطالعہ یورپ کے لوگوں کی طبائع کا کرنے کا موقعہ ملا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے آئندہ ہر میدان میں مفید بنائے۔ احباب خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں کامیاب و کامران فرمائے اور اپنے فضل سے ہمارے لئے ایسے راستے کھول دے جن کے ذریعہ ہم آسانی کے ساتھ اس فرض کو ادا کر سکیں جس کی اہمیت کا تصور بدن میں کپکپی پیدا کر دیتا ہے۔ آج جماعت احمدیہ کی نگاہیں نوجوانوں کے ایک کمزور اور مختصر سے گروہ پر لگی ہوئی ہیں

جماعت کے احباب اپنی زندگیوں کو تنگی سے گزار کر تبلیغی مہمات کے لئے چندے جمع کر رہے ہیں۔ ان تبلیغی کارروائیوں پر ہزارہا روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ اور گو اس مادی زمانہ میں اس رقم کی حیثیت کوئی نہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ اپنی ساری پونجی ان پر خرچ کر رہی ہے۔ اگر اس صورت میں ہم کمزور اور ناتجربہ کار وجود صحیح راستے پر چل کر کامیاب ہو جائیں۔ تو یہ جماعت کی قربانیوں کا اچھا صلہ ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں بااحسن وجوہ اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

جہانتک ظاہری نظر کام کرتی ہے۔ دنیا ہمارے پیغام کی طرف توجہ دینے کے لئے تیار نہیں۔ یورپ کی زمین روحانیت کے پودوں کے لئے بڑی سنگلاخ نظر آتی ہے۔ ممکن ہے ان چٹانوں کے نیچے نرم زمین بھی ہو۔ جو اسلام کے پودے کو نشوونما دینے کے لئے مفید ہو۔ اس صورت میں بھی ہمیں ان چٹانوں کو اکھیڑنا اور کھودنا ہے۔ قبل اس کے ہم خدا واحد کے نام کا بیج اس زمین میں بو سکیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی پوری طاقت اور ہمت سے اس سنگلاخ زمین کو کاشت کے قابل بنا سکیں۔

میں اس موقعہ پر اپنے عزیز بھائی مسٹر آرچرڈ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دل چاہتا ہے کہ پیارے سے پیارے الفاظ میں اس کا ذکر کروں۔ یہ شرافت اور نیکی کا مجسمہ اور ایمان و اخلاص کا مرقع بڑا ہی خوش قسمت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے انگلستان سے اس مقدس کام کے لئے چن لیا کہ وہ جماعت احمدیہ کا پہلا انگریز واقف زندگی مبلغ ہو۔ جو وقت ہمیں ان کے ساتھ گزارنے کا ملا ہے اس نے ہمارے دلوں پر ان کی نیکی اور تقویٰ کے گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ سچ بات تو یہ ہے کہ ہم اس عظیم الشان انقلاب پر حیران ہیں جو ان کے اندر پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کے ایمان و اخلاص میں برکت ڈالے۔ اور ان کا ہو

اکسیر البدن کے گوناگوں اور عجیب در عجیب فوائد سے میری زبان قاصر ہے

جناب شیخ بدر دین صاحب زمیندار و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ گنگ سے لکھتے ہیں۔ کہ "میں ایک سن رسیدہ شخص ہوں۔ مگر اکسیر البدن کے ایک ماہ کی خوراک کے استعمال سے ہی میری صحت دو چند ہو گئی۔ اور اکسیر البدن کی گوناگوں اور عجیب در عجیب فوائد کی تعریف سے میری زبان قاصر ہے۔ براہ کرم ایک ماہ کی خوراک اور ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔"

سب تسلیم کرتے ہیں کہ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانا اکسیر البدن پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان (پنجاب)

ایک نہائت مفید تبلیغی ٹریکٹ

مکرم محترم جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن نے حال میں ایک نہایت خوبصورت ٹریکٹ ۴۸ صفحات کا حضرت اقدس کا عظیم الشان پیغام کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ مضمون اس قدر دلچسپ ہے کہ متعصب سے متعصب انسان بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور تبلیغ کا پیرایہ ایسا دلکش ہے۔ کہ ہر حیلہ لفظ انسان کے متاثر ہونے کی پوری امید ہے۔ قیمت ایک روپے کے آٹھ۔ طالبحق کو مفت۔ (الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۹ء)

ملنے کا پتہ:- عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل

دار العلوم قادیان

اکسیر ذیابیطس

اگر آپ کو دم بدم پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے۔ جس سے آپ انتہائی کمزور ہو چکے ہوں۔ تمام دنیا کے حکیم ڈاکٹر جواب دے چکے ہیں۔ اسکو استعمال کیجئے قطعی جڑ سے ذیابیطس کو رفع کر دیگی۔ ہائی کورٹ کو آرسی کیا ہے۔ تجربہ خود ہو جائیگا قیمت چار روپے کی شیشی دوا کو خالص نا ظرجان کر لکھتا ہوں یہ دوا نہایت مجرب ہے۔ میرا پیشہ خلق خدا کو فائدہ پہنچانا ہی ہے۔ عام مشتہرین کی طرح لوٹنے کا نہیں ہے۔

پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی (مینجر بانی) محمود نگر ۵ لکھنؤ

تریاق کبیر

آپ نے اکثر تریاق بہادر اور الیسی ہی اور دواؤں کی تعریف سنی ہوگی۔ یہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ تریاق کبیر اس قسم کی سب دواؤں سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ پیٹ کے درد میں ایک یا دو قطرے کھانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ معدہ کی تشنجی درد جو بیمار کو تڑپا دیتی ہے۔ اور بیمار کہتا ہے کہ اس کے معدہ کو کوئی پکڑ کر مروڑ رہا ہے۔ اس میں ایک قطرہ ہاتھ پر مل کر معدہ پر ہاتھ پھیر دینے سے دو سیکنڈ میں آرام محسوس ہوتا ہے۔ بچھو اور بھڑ کے کاٹے پر لگا دینے سے درد میں فوراً کمی آجاتی ہے۔ اور تسکین پیدا ہو جاتی ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں میں نہایت زود اثر اور مجرب دوا ہے۔ غرض تمام حاد امراض میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور فوری فائدہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ آپ اس دوا کو دوسری دواؤں کے مقابلہ میں استعمال کر کے دیکھیں۔ آپ خود معلوم کر لیں گے کہ سب مشہور دواؤں سے اس کا زیادہ اور فوری اثر ہے۔ قیمت بڑی شیشی ے درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۲/ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان

اونٹ مارکہ ہوزری

ہم بہترین قسم کے زنانہ مردانہ اور بچگانہ گرم سویٹر مفلر کمبل۔ جرابیں اور سٹاکنگ نیز سوتی بنیان سپورٹ شرٹس وجرابیں وغیرہ تیار کر رہے ہیں۔

ہماری تیار کردہ اونٹ مارکہ (کیمل برینڈ) ہوزری سستی اور پائیدار ہونے کی وجہ سے بہت مقبول ہو رہی ہے۔ آپ اپنے دوکانداروں سے ہمیشہ

اونٹ مارکہ ہوزری

مانگ کر اپنے قومی کارخانہ کی مدد کریں۔

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

هو الشافی

درد دنداں کی انمول دوا دانتوں کے درد کیلئے اکسیر

روتا آئے اور ہنستا جائے

جو احباب دانتوں کی شدید درد میں مبتلا ہوں اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نظر نہ آتی ہو۔ تو مقامی احباب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس ابلو اناسی تشریف لا کر تسلی فرما سکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپیہ ہے۔ خرید کر خود استعمال کر سکتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ بیرونی احباب خرچ پیکنگ اور ڈاک کے ذمہ دار ہوں گے۔ پہلی ہی دفعہ لگانے سے درد فوراً جاتا رہتا ہے

ڈاکٹر عبد الرحیم ممتحن چشم العکد سٹریٹ قادیان پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳ ر اکتوبر۔ نورمبرگ کی انتخادی جنگی عدالت کے صدر لارڈ جسٹس لارنس نے نازی ملزموں کے متعلق کہا کہ مقدمہ کی سماعت کے دوران ان کا رویہ بہت اچھا اور پر وقار تھا۔

نئی دہلی ۳ ر اکتوبر۔ لارڈ ویول وائسرائے ہند نے آج کانگرس کو ان نکات کے متعلق اطلاع دیدی ہے جو مسٹر جناح نے وائسرائے سے ملاقات کے دوران میں ان کے سامنے رکھے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں گاندھی کیمپ میں کانگرسی لیڈروں کی ایک ضروری میٹنگ بلائی جا رہی ہے۔ جس میں لیگ کے تازہ نکات کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ اس ضمن میں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ وائسرائے کانگرس کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور اس کے بعد ہی وہ مسٹر جناح کو جواب دے سکیں گے۔

استنبول ۳ ر اکتوبر۔ روس کے دردانیال کے متعلق نوٹ پر گہرا غور و خوض کرنے کے بعد ترکی گورنمنٹ ماسکو کو جواب بھیجنا چاہتی ہے کہ اس کے پہلے خیال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ آج ترکی کے وزیر خارجہ نے امریکن اور برطانوی سے اس سلسلہ میں تبادلہ خیالات کیا۔

بمبئی ۳ ر اکتوبر۔ کل ہندو مہاسبھائی لیڈر مسٹر کیسر جو مسٹر ڈی ڈی ساورکر سابق پریذیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے مکان میں کرایہ دار ہیں کے رہائشی کمروں کی تلاشی لی گئی۔ اور چاقوؤں سے بھرا ہوا ایک بیگ برآمد ہوا۔ اس مکان میں مسٹر ساورکر کے سیکرٹری مسٹر رلی بھی رہائش پذیر ہیں۔ ان کو اور مسٹر کیسر دونوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے

نورمبرگ ۳ ر اکتوبر۔ نازی ہونے کے جرم میں مقدمہ چلانے کے لئے جو عدالت قائم کی گئی ہے۔ اس کے سرکاری وکیل نے وان پاپن۔ اور ڈاکٹر شافٹ اور جنرل فریچ کی دوبارہ گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے ہیں۔

امرتسر ۳ ر اکتوبر۔ سردار دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر "ریاست" دہلی کے خلاف اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ پریذیڈنٹ شرومنی اکالی دل کی طرف سے دائر کردہ مقدمہ زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند اخبار کی ایک اشاعت میں ماسٹر جی کے خلاف شائع شدہ بیان کردہ توہین آمیز مضمون کی بنا پر پیش ہوا۔ سردار دیوان سنگھ مفتون جو بیماری کی وجہ سے گذشتہ پیشی پر حاضر نہ ہو سکے تھے کل عدالت میں پیش ہو گئے۔ آپ سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت حاضری لی گئی۔ اور مقدمہ آئندہ سماعت کے لئے ۱۴ ر اکتوبر پر ملتوی کر دیا گیا۔ ماسٹر جی کی طرف سے ویر بھارت لاہور کے خلاف دائر کردہ مقدمہ میں بھی ماسٹر جی کی شہادت اسی دن قلمبند کی جائے گی۔

کراچی ۳ ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پیر پگاڑو کے دونوں لڑکے جنہیں علیگڑھ میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے حکومت سندھ نے بھیجا تھا۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کی یونیورسٹی میں موجودگی علیگڑھ کے طالب علموں پر اثر ڈال رہی تھی۔

لاہور ۳ ر اکتوبر۔ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لکھتے ہیں کہ ۱۹۴۷ء سے میٹرک کا امتحان سال میں دو بار (یعنی مارچ اور اگست میں) ہوا کرے گا۔ تمام پرائیویٹ طلباء نیز تسلیم شدہ سکولوں کے امیدواروں کا امتحان (ان میں وہ طالبات شامل نہیں جو تمام مضامین میں شامل ہوں) اگست میں ہوگا۔ باقی تمام طلباء اور طالبات کے امتحان مارچ میں ہوا کریں گے۔ پرائیویٹ طالبات کو جو تمام مضامین کا امتحان دینا چاہتی ہوں اس بات کی آزادی ہے کہ وہ مارچ میں امتحان دیں یا اگست میں لیکن ہر حالت میں صرف ایک بار سال میں امتحان میں بیٹھ سکتی ہیں۔

نئی دہلی ۴ ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اخبارات میں یہ شائع ہوا ہے کہ پچھلے دنوں عراق میں فوجیں بھیجی گئی ہیں۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہاں سے جو سپاہی چھٹی پر آئے ہوئے تھے وہ واپس گئے ہیں۔ اور باقی بیمار سپاہیوں کی جگہ لینے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب تک انگریزی فوجیں وہاں رہیں گی اس وقت تک فوجیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہیگا۔

کلکتہ ۳ ر اکتوبر۔ آج کلکتہ سے دو میل کے فاصلہ پر دو ریلیں ٹکرا گئیں پندرہ اشخاص زخمی ہوئے دو کی حالت نازک ہے۔

نئی دہلی ۳ ر اکتوبر۔ سندھ مسلم لیگ کے صدر سیٹھ یوسف ہارون برطانیہ سے کراچی واپس آ گئے ہیں۔

کراچی ۳ ر اکتوبر۔ بین الامریکہ ہوائی راستوں کی سروس کے سات افسروں کی ایک پارٹی کل رات نیویارک سے دہلی جاتے ہوئے یہاں آ ٹھہری۔ امریکی افسروں کی یہ جماعت حکومت ہند کے شہری ہوائی محکمہ کے دفتر اعلیٰ سے یہ درخواست کرے گی۔ کہ نیویارک سے کلکتہ تک ایک باقاعدہ ہوائی سروس جاری کرنے کی اجازت دیجائے۔

کراچی ۳ ر اکتوبر۔ ۶ سو برطانوی اور ہندوستانی فوجی یکشنبہ کو کراچی سے خلیج فارس کی ایک بندرگاہ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ ان فوجیوں کو کار خاص پر متعین کیا جا رہا ہے۔

کراچی ۳ ر اکتوبر۔ ڈائرکٹر سپلائی صیغہ نے امریکہ کے فالتو سامان خوردنی کی ایک بھاری مقدار کھانے کے لئے ناقص قرار دیدی ہے۔ اس خوراک کی قیمت کئی لاکھ روپیہ ہے۔ اس خوراک کو ضائع قرار دیا جائے گا۔

لاہور ۳ ر اکتوبر۔ آج کے بازار صرافہ کے تازہ ترین نرخ یہ ہیں
سونا ۸-۹۹۔ چاندی ۰-۰-۱۷۰
پونڈ ۰-۰-۶۹ سونا امرتسر
۱۰۳-۲-۰

سرینگر ۳ ر اکتوبر۔ شہر کے نو محلوں پر تعزیری ٹیکس عائد کیا گیا ہے جس ٹیکس سے ان لوگوں کو مستثنٰے قرار دیا گیا ہے۔ جن کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ یقین ہو جائے گا۔ کہ ان کا نیشنل کانفرنس سے کوئی تعلق نہیں۔

بمبئی ۳ ر اکتوبر۔ آج امریکہ سے گندم کا ایک جہاز بمبئی کی بندرگاہ میں پہنچ گیا ہے۔ اس جہاز میں ۸ ہزار ٹن گندم آئی ہے۔

واشنگٹن ۳ ر اکتوبر۔ مسٹر کارڈل ہل نے ایک ہسپتال میں بستر علالت سے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس تاریک لمحہ پر اتحاد و عمل کا ثبوت بہم پہنچائیں۔ مسٹر کارڈل ہل زمانہ جنگ میں وزیر خارجہ رہ چکے ہیں۔ آپ نے متنبہ کیا کہ فاتح اقوام میں خطرناک قسم کے اختلافات موجود ہیں۔ انہیں کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہر قوم کی اقتصادی بہتری اور امن کا انحصار باہمی خوشگوار تعلقات پر ہے۔

لنڈن ۳ ر اکتوبر۔ مسٹر ولیم ہنری وڈگڈ تیس سال سے بصارت سے محروم تھے کل ہی جب وہ گرجا میں نماز پڑھنے گئے اور مصروف عبادت تھے۔ اچانک انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے روشنی دکھائی دی۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ شاید مسٹر وڈگڈ کی نابینائی کسی صدمہ کا نتیجہ ہے۔

سکندریہ ۳ ر اکتوبر۔ کل وزیر اعظم مصر صدقی پاشا نے ان خبروں کی تصدیق کر دی کہ برطانوی مصری معاہدہ کی ترمیم کے لئے دونوں ممالک کے نمائندوں میں جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس کے سلسلے میں خود مصری وفد کے ارکان میں اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔

گوام ۳ ر اکتوبر۔ امریکی ملٹری کمیشن نے جو تاریخ میں پہلی بار انسان کے گوشت کھانے کے جرم میں ایک مقدمہ کی سماعت کر رہا ہے۔ ۱۴ جاپانیوں میں سے ۱۳ کو مجرم قرار دیدیا ہے۔ ان تیرہ میں سے سات کا جرم یہ ہے۔ کہ انہوں نے امریکی ہوابازوں کو قتل کیا اور ان کا گوشت کھایا۔

نئی دہلی ۴ ر اکتوبر۔ نواب صاحب بھوپال نے سیاسی لیڈروں سے جو گفت و شنید شروع کر رکھی ہے۔ وہ آج بھی جاری رہی آج انہوں نے ایک گھنٹے کے قریب گاندھی جی سے گفتگو کی۔ اس سے پہلے مسٹر جناح سے گفتگو کر چکے تھے۔

نئی دہلی ۴ ر اکتوبر۔ اس افواہ کی تردید کی گئی ہے۔ کہ وزارت میں جو سیٹیں خالی پڑی ہیں۔ ان کے لئے مسلم لیگ کے دو ممبر لئے جائیں گے۔

بمبئی ۴ ر اکتوبر۔ آج ۵ بجے شام تک آٹھ آدمی کو چھرے گھونپے گئے جن میں سے تین مر گئے کلکتہ میں چھرا گھونپنے کا ایک حادثہ ہوا۔ الہ آباد میں آج امن رہا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدام الاحمدیہ آنے والے نازک ایام کے لئے پوری طرح تیار ہو جاؤ

اجتماع

۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۲۵ھش

اس وقت اسلام اپنی تاریخ کے نازک ترین دور میں سے گذر رہا ہے۔ کہ دنیائے اسلام پر خوفناک سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ خصوصاً ہندوستان میں اسلام ایک بہت ہی نازک دور میں داخل ہو رہا ہے۔ فرقہ ہائے اسلامیہ خوابیدہ ہیں۔ صرف جماعت احمدیہ ہی ایک بیدار جماعت ہے۔ اور ہر محاذ پر حفاظت اسلام کا کام اس مٹھی بھر جماعت ہی نے کرنا ہے مصیبت کے وقت اپنے ہی **مصائب کا کامیاب مقابلہ کرنا بڑی قربانیاں چاہتا ہے۔** کجا یہ کہ ایک کی بجائے سو کی جگہ قربانیاں کرنی پڑیں۔ یہاں مرضی کا کوئی سوال نہیں ہم نے ایک نہیں سو کی جگہ قربانی دینی ہے۔ یا خود اپنی زندگی ہی سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہے۔ پس اس نازک زمانہ میں جماعت کے ہر فرد کو انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی اور انتظامی رنگ میں بھی ان قربانیوں کیلئے ذہنی اور عملی تیاری کرنی ضروری ہے۔ خصوصاً نوجوانان احمدیت کو۔ نیک ارادے و صحیح تربیت کے بغیر کوئی خوشکن نتیجہ پیدا نہیں کر سکتے۔ اور **"صحیح تربیت"** ہی ہمارے **اجتماع کا واحد مقصد** ہے۔ پس مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ آنیوالے اجتماع پر اپنے نمائندے بھجوائیں۔ اور ان نمائندوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اجتماع کے ایام میں اپنے نفوس میں ایک نیک تبدیلی اور قومی روح میں ایک نئی بیداری پیدا کر کے واپس لوٹیں۔ تا اپنی مجالس کی مربیانہ قیادت کر سکیں۔ اور انہیں ایسی تربیت دے سکیں جس تربیت کے بغیر جوانان احمدیت اپنی ذمہ واریاں نباہ نہیں سکتے۔

خدا کرے کہ ہمارا یہ اجتماع خدام کی حقیقی تربیت کرنے والا ہو۔ اور خدا کرے کہ ہم اس تربیت کے نتیجہ میں اسلام کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے ہوں۔ اور ہماری یہ حقیر قربانیاں ہمارے خدا کے نزدیک مقبول اور اسلام کو ان خطرات سے جو افق اسلام پر منڈلا رہے ہیں۔ بچانے والی ہوں۔ اللّٰھم آمین

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ